صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 22 جون 2012ء بمطابق یکم شعبان 1433 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلۡ إِنَّنِی هَدٰنِی رَبِّیٓ إِلَیٰ صِرٰطٍ مُّسۡتَقِیمٍ دِینًا قِیَمًا مِّلَّةَ إِبۡرٰهِیمَ حَنِیفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِینَ O قُلۡ إِنَّ صَلَاتِی وَنُسُكِی وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ O لَا شَرِیكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرۡتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ الۡمُسۡلِمِینَ O قُلۡ أَغَیۡرَ اللّٰهِ أَبۡغِی رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیۡءٍ ۚ وَلَا تَكۡسِبُ كُلُّ نَفۡسٍ إِلَّا عَلَیۡهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزۡرَ أُخۡرَیٰ ۚ ثُمَّ إِلَیٰ رَبِّكُم مَّرۡجِعُكُمۡ فَیُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ فِیهِ تَخۡتَلِفُونَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیمِ۔

(ترجمہ): کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے (یعنی دین صحیح) مذہب ابراہیم کا جو ایک (خدا) ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کیلئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔ کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا۔ و آخِرُ الدَعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جی بی بی، کیا مسئلہ ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، سب سے پہلے تو میں، مسئلہ تو بعد میں بیان کرونگی، میں اس ہاؤس میں جو ہمارے معزز تمام اپوزیشن والے بیٹھے ہوئے ہیں اور جو ٹریژری بنچز کے ہمارے ایم پی ایز اور ہمارے منسٹر صاحبان ہیں اور ریکویسٹ کرتی ہوں آپ کی وساطت سے، کہ زیاد خان جو کہ ہمارے ایک بہت ہی اچھے Colleague، شریف النفس اور سابق چیف منسٹر اور حالیہ اپوزیشن لیڈر صاحب کے بیٹے تھے، جن کیلئے کل بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور میں اس مرد آہن کو، کہ جس کا حوصلہ دیکھ کر میں یہ سمجھتی ہوں کہ واقعی اللہ تعالیٰ پہ اس کو اعتبار ہے کہ جو چیز اس کو اللہ نے دی تھی، وہ اللہ نے جب واپس لے لی تو اس پہ اس نے کسی بھی اظہار افسوس نہیں کیا، اللہ تعالیٰ ایسا ہی صبر جمیل ہم سب کو اور ان سب کو عطا کرے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اتنا بڑا ہمارے لئے ایک افسوسناک واقعہ ہے کہ ہمارے ایم پی ایز جو ہیں، کل ہمارے منسٹرز صاحبان، آپ بھی، چیف منسٹر صاحب بھی، کل آپ بھی گئے تھے، آج بھی کچھ لوگ گئے ہوئے ہیں، ہاؤس کی آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پہ حاضری بھی اور کل بھی لوگ جائیں گے، تو میں اپنے تمام معزز اراکین اسمبلی سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ضمنی بجٹ کو اگر آج ہی 'وائنڈاپ' کر دیا جائے تاکہ کل 'قل' ہے اور جو لوگ نہیں گئے ہیں تو وہ لوگ، (مداخلت) لیکن اگر ہو جائے، تو میرا خیال ہے کہ اگر ایسے موقع پہ، اتنے افسوسناک موقع پہ، ظاہر ہے کہ بجٹ تو پاس ہونا ہی ہونا ہے، اس پہ باتیں ہم کر چکے ہیں، وہ تو مطلب ہمارا جو Annual Budget تھا ہم اس پہ کر چکے ہیں، تو میں درخواست سب ایم پی ایز سے کرتی ہوں کہ اگر وہ اس پہ نظر ثانی کرتے ہوئے، جو عظیم حادثہ ہمیں پیش آیا ہے ہماری اس اسمبلی کو، آٹھ لوگ ہم سے جدا ہو چکے ہیں، تو اگر اس پہ یہ بجٹ بھی پاس کر دیا جائے تو مہربانی ہوگی۔ تو یہ میری ریکویسٹ ہے ایم پی ایز اور تمام منسٹرز اور تمام اپوزیشن کے لوگوں سے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اگر تھوڑی سی کوشش کرینگے کہ اگر یہ پورا نہیں ہو سکتا تو مختصر کرینگے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی بالکل، بالکل جی۔

جناب سپیکر: اگر یہ کٹ موشنز پہ تھوڑا تھوڑا سب بولیں، وہ آپ کی مرضی پہ ہے، آپ جس طرح کہیں گے ہم اسی طرح چلائیں گے، آپ کی بات صحیح ہے کہ زیاد جیسا چھوٹا، میرا تو بیٹا بھی تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اور دوست بھی تھا اور سب کچھ تھا اور مجھے آج خود بھی افسوس ہو رہا ہے، اس کی خالی سیٹ دیکھ کر میں خود بھی Feel کر رہا ہوں لیکن اگر آپ اس پر مختصر ہو جائیں تھوڑا سا، یہ لاء منسٹر صاحب۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دوسرا جناب عالی، میں جو دوسرا، یہ تو میں نے تمہید ایک بات کی باندھی تھی جناب سپیکر صاحب، کل پرسوں کی بات ہے کہ پاکستان کی چار اسمبلیاں اور ایک نیشنل اسمبلی، جہاں پہ بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخوا کی اپوزیشن کے لوگوں نے اور جو صاحب اقتدار لوگ ہیں، انہوں نے میرا خیال ہے جتنا تعاون ایک دوسرے کے ساتھ کیا، ایک دوسرے کو Respect دی، ایک دوسرے کو تعظیم دی، آپ نے ہمیں جتنی عزت دی، سی ایم نے ہمیں جتنی عزت دی، منسٹرز صاحبان نے اگر کام نہیں کئے لیکن عزت واحترام اسی طرح دیا جیسے ہم ان کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا ان کی بہنیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، کل ایک ایسا واقعہ پنجاب اسمبلی میں پیش آیا کہ جہاں پہ علاؤالدین جس کا تعلق نون گروپ سے ہے جناب سپیکر، اس نے یہ کہا کہ جو عورتیں پارلیمنٹ میں آئی ہیں، وہ* + + + + + کرتی ہوئی پارلیمنٹ تک پہنچی ہیں جناب سپیکر صاحب اور وہاں پر پیپلز پارٹی کی ایک ایم پی اے کی سپیکر نے رکنیت بھی معطل کر دی اور اس کے بعد اس کو جناب سپیکر صاحب، ہاسپٹل تک لے جایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر کیا کہوں کہ کیا نواز شریف* + + + + ہے، کیا سپیکر* + + + + ہے، کیا شہباز شریف* + + + + ہے کہ انہوں نے اپنی Monopoly بنا کے اور عورتوں کے بارے میں وہاں پہ جو ہنگامے عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں اور جوتے عورتوں کو مارتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ نواز شریف کو اپنے دائرہ اختیار میں رہ کر بات کرنی چاہیئے، اس کو تو میں پارلیمنٹیرین کیا کہ میں اس کو تو کسی مسلم لیگ کا قائد مانتی نہیں ہوں جو کہ اپنے ایک ایم پی اے کو سمجھا نہیں سکتا کہ ایک عورت جو ہے، جب نواز شریف جیل میں تھے تو تھر تھرا رہے تھے، تھر تھرا رہے تھے کہ مجھے پھانسی ہو جائیگی، جب اس کی بیوی نکلی اور ہر ایک شہر میں مردوں کے پاس گئی تو کیا وہ* + + + + نہیں نکلی، وہ* + + + + + کرتی ہوئی نہیں نکلی تھی؟ جناب سپیکر، جب اپنے گھر کی عورتیں اپنے مردوں کیلئے نکلتی ہیں تو ان کو کہتے ہیں کہ جناب عالی، بہت اچھا مقام ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر یہ بات ضرور کرنا چاہونگی کہ آج یہ علاؤالدین صاحب ہیں، انکی رکنیت کو معطل کیا جائے جنہوں نے عورتوں کو یہ کہا کہ* + + + + +

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

کرتی ہوئی پارلیمنٹ میں پہنچی ہیں۔ جناب سپیکر، ان میں ان کی رشتہ داریاں بھی ہیں، ان میں مسلم لیگ نے تمام اپنے رشتہ داروں کو بٹھایا ہے، اسکا مطلب ہے کہ انکے رشتہ دار بھی* + + + + +کرتے ہوئے نکلے ہیں۔ جناب سپیکر، میاں نواز شریف جو* + + + + +ہے، شہباز شریف جو* + + + + +ہے، اب انکی اس معاملے میں جوڈیشل انکوائری ہونی چاہیئے تھی جناب سپیکر صاحب، میں جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> میں جناب سپیکر صاحب، اس کیلئے میں اپنی اسمبلی کو داد دیتی ہوں کہ یہاں پر جس طریقے سے افہام وتفہیم سے بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم نے کبھی کسی کے بارے میں اس قسم کی بات نہیں کی ہے لیکن ان کے ارکان اسمبلی* +بن گئے ہیں کہ یہاں پہ۔۔۔۔۔

(شور، قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں، (شور) آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ (شور) سارے بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں، میں خود بولتا ہوں نا۔ (شور) آپ مجھے بولنے دیں۔ (شور) جی آنریبل لاء۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، آپ کچھ بولتے ہیں یا میاں صاحب، آپ تھوڑا سا؟

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> **جناب سپیکر، هغوی یو کس خپله کوی، اودکړی ځکه چې اوس دوئ خبره وکړه۔**

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں آپ میں سے ایک بولے، آپ ایک بولیں، ایک بولیں۔ جی سردار شمعون یار کا مائیک آن کریں۔

<u>سردار شمعون یار خان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بات تو ان کو ایسے نہیں کرنی چاہیئے تھی کہ جو ہمارا ایک Colleague جو تھا، وہ ہم سے آج چلا گیا ہے، وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہے اور اس کی بات کو بہانہ بنا کر انہوں نے اس سے موقع لیا اور ایک دم سے شروع ہو کر، یہ پاگلوں کی طرح شروع ہو گئی، مجھے سمجھ نہیں آتی ہے۔۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پاگل تو تو ہے، پاگل تو ہے۔

سردار شمعون یار خان: مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ اس طرح۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اس طرف، No cross talk۔

سردار شمعون یار خان: تو کیا ثابت کرنا چاہتی ہے اپنے آپ سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس کی طرف مخاطب ہو کر نہیں بولنا، اس طرف، ڈائس کی طرف بولیں۔

سردار شمعون یار خان: مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ یہ اپنے آپ سے کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں؟ یہ اسمبلی کی رکن ہیں (شور) یہ اسمبلی کی رکن ہیں اور ان کو چاہیئے کہ وہ اس طرح کا برتاؤ کریں، یہ جو باتیں انہوں نے کی ہیں، اس کا میں بھی اسی طرح جواب دے سکتا ہوں پر میں کم پڑھا لکھا نہیں ہوں، میں ایک معزز شہری ہوں اور میں چاہتا ہوں، جس خاندان سے میرا تعلق ہے میں اس کی روایت بھی برقرار رکھوں، لہذا انہوں نے جو باتیں کی ہیں میرے لیڈر کے خلاف اور جس شخص کے بارے میں انہوں نے نشاندہی کی ہے، وہ اس کا اپنا قول و فعل ہے، میں اس کی طرفداری بھی نہیں کرونگا، میں نے خود بھی ٹی وی پر دیکھا، اس نے غیر مہذب قسم کی باتیں ضرور کی ہیں، وہ ان کی اسمبلی کا معاملہ ہے، وہاں پر جو بات ہوئی ہے، وہ سپیکر کا کام ہے اور ممبران اسمبلی کا آپس کا معاملہ ہے، اس بات کو یہاں پر اٹھانے کی ضرورت نہیں تھی اور میں آپ سے چاہونگا اور تمام میرے معزز ساتھیوں سے چاہونگا کہ یہ ہمارا جو دائرہ اختیار ہے، اس کا لحاظ کرنا چاہیئے، اپنے دائرہ اختیار سے بھی باہر نہیں جانا چاہیئے اور کسی دوسرے کو موقع بھی نہیں دینا چاہیئے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار سے باہر آئے۔ لہذا میں چاہونگا کہ یہ معافی مانگیں اس بارے میں، جو انہوں نے بات کی ہے، نہیں تو میں ان کے ساتھ، مجھے موقع ملے گا تو میں ان کے ساتھ ضرور بات کرونگا، اور آپ فوری طور پر جو انہوں نے الفاظ کہے ہیں، میاں نواز شریف صاحب کے بارے میں اور ان کے بھائی کے بارے میں، میاں شہباز شریف کے بارے میں، ہماری پارٹی کے بارے میں اور بھی بہت ساری باتیں، سوائے اس کے جو انہوں نے پہلے بات کی ہے چار سطروں کی، اس کے علاوہ آپ تمام باتوں کو حذف کرنے کا فوری طور پر حکم دیں اور یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ کسی بھی لیڈر کے بارے میں باتیں کر لیں۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ جو میرا خاندان ہے، جو میرے والد کا سٹیٹس ہے اور جو میرا اپنا رتبہ ہے، میں اس کے مطابق، اس کے درمیان رہ کے بات کرونگا، میں بالکل بھی جو ہے، اپنی ایک کم ظرفی اور کمزوری کا بالکل بھی میں یہاں پر ان کو اجازت نہیں دونگا کہ یہ سمجھ رہی ہیں کہ ہم لوگ آج تین ممبر یہاں پر بیٹھے

ہوئے ہیں، تو یہ بالکل یہ نہ سمجھیں کہ ہم لوگ یہاں اکیلے ہیں، میں خود اکیلا بھی ہوں تو میں اس اسمبلی میں اپنا بھی اور اپنی پارٹی کا دفاع کرونگا اور اپنی پارٹی کے تمام عہدیدار اور جو ہمارے لیڈرز ہیں، میں سب کا دفاع کرونگا۔ یہ فوری طور پر آپ اس اسمبلی کی کارروائی سے ان الفاظ کو حذف کروائیں اور ان کو آپ کہیں، یہ وارننگ دیں، میری طرف سے آپ دیں ان کو وارننگ کہ آئندہ مہربانی کرکے اس طرح کے الفاظ بالکل بھی مت استعمال کریں۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی میاں افتخار صاحب، مختصر، اصلاح والی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: بالکل مختصر ہی بات۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اصلاح والا خبرې وکړئ۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: بالکل جی، اصلاح والی بات کرینگے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اصلاح والی بات کریں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ایسا ہی ہے، چونکہ نگہت بی بی نے جو بات اٹھائی ہے، وہ تو شمعون بھائی نے کہہ بھی دیا کہ انہوں نے غیر مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں، جو پنجاب اسمبلی میں ہوا تھا کوئی بھی اس کو صحیح نہیں کہہ سکتا اور خود پنجاب اسمبلی میں بہت بڑا ہنگامہ اب بھی جاری ہے، لہذا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تو خود ہی لوگ مان رہے ہیں کہ انہوں نے غلطی کی ہے، اگر آج نگہت بی بی نے اس کی نشاندہی کی ہے تو یہ درست ہے لیکن اس کے علاوہ جو الفاظ استعمال کئے ہیں، میں نگہت بی بی سے بھی یہ گزارش کرونگا کہ وہ الفاظ اس کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ میاں نواز شریف صاحب اور شہباز شریف صاحب اس ملک کے معزز سیاستدان ہیں، اور ہم پارلیمنٹیرین ایک دوسرے کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ اگر ایک شخص نے غلط زبان استعمال کی ہے تو اس کو راہ راست پر لانا چاہیئے، بجائے اس کے کہ ہم مزید بگھاڑ پیدا کریں، لہذا شمعون بھائی نے بھی جس طریقے سے الفاظ استعمال کئے، اچھا کیا کہ ایک مہذب دائرے میں رہتے ہوئے انہوں نے بات کی، پھر یہ بھی کہ آپ ہی کے پاس اختیار ہے اور میں نگہت بی بی سے کہونگا کہ مزید جو انہوں نے کچھ کہا ہے، ٹھیک کہا ہے لیکن سپیکر صاحب اس کو حذف کریں تو یہ مناسب رہے گا اور ہم سب کا احترام ایک دوسرے پر لازم ہے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔ اچھا، بات ایسی ہے کہ پہلے تو جتنی بھی غیر پارلیمانی لینگوئج اس میں آئی ہے، اس کو حذف کیا جائے۔ دوسری گزارش یہ ہے سیاسی دنیا جس Turmoil سے گزر رہی ہے، ایسے دنوں میں اور

بھی پبلک کے بہت بڑے بڑے مسائل سامنے ہیں، زیادہ وقت گزر چکا، چند مہینے رہتے ہیں، میں سب سے گزارش کرونگا چاہے جو بھی Active players ہیں، اس سارے Scenario کے، وہ برداشت سب آپس میں پیدا کریں۔ جو چار سوا چار سال گزر چکے، کسی پر اچھے تھے کسی پر برے تھے، جس طرح بھی تھے لیکن ابھی اس وقت قوم کو بیرونی اور اندرونی بہت سی سازشوں کا سامنا ہے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ قوم کس کڑی آزمائش سے گزر رہی ہے، میڈیا سب کچھ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہے تو ایسے میں آپس میں جتنی ہم Unity پیدا کریں اور برداشت سے کام لیں اور جمہوری طریقے سے ایک دوسرے کا، جو بھی پروسیجر ہو، جو بھی طریقہ ہو سیاست کا، اس طریقے سے اپنی سیاست کو آگے بڑھائیں۔ Thank you very much، بہت شکریہ جی۔ یہ آج جو ڈیبیٹ ہے، آج ڈیبیٹ کو اگر، بجٹ پر ڈسکشن کو اگر چھوڑ دیں اور کٹ موشنز کی طرف آئیں تو آپ کی کیا رائے ہے، کٹ موشنز کی طرف آ جائیں؟

<u>حافظ اختر علی</u>: جناب سپیکر! ادھر ایک دھماکہ ہوا، اگر اس کیلئے دعا کی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں یہ بات ضروری ہے، حافظ اختر علی صاحب نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جو دھماکہ ہوا ہے جس میں شہید ہوئے ہیں تو حافظ اختر علی صاحب! اس پر آپ ہی دعا بھی مانگیں، مغفرت مانگیں، ان تمام بھائیوں کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب سید مرید کاظم شاہ صاحب 22-06-2012 کیلئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 22-06-2012 کیلئے، جناب خلیفہ عبدالقیوم صاحب 22-06-2012 تا اختتام اجلاس، جناب ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب 22-06-2012 کیلئے، عنایت اللہ خان جدون صاحب 22-06-2012 کیلئے، شگفتہ ملک صاحبہ 22-06-2012 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The leave is granted.

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی لودھی صاحب، دل میں کیا ہے؟ ایک منٹ ذرا لودھی صاحب، ایک واقعہ جو پرسوں ادھر بہت ڈسکس ہوا ہے جس میں ہماری ایک معزز رکن اسمبلی یاسمین ضیاء صاحبہ کے ساتھ کچھ واقعہ ہوا

تھا،اس میں گورنمنٹ کی طرف سے جس طرح ادھر 'کمٹمنٹ' ہوئی تھی فلور آف اسمبلی پر تو میں شکریہ ادا کرونگا کہ انہوں نے Prompt action لیا ہے اور محمد ذیشان رضا جو گریڈ 18 کا افسر تھا، اس کو Surrender کیا گیا ہے وفاقی حکومت کو، یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ (تالیاں) ہاؤس کی 'کمٹمنٹ' کو اسی طرح Honour ہونا چاہیئے اور آگے جو کمیٹی ہے، وہ اپنا کام فوری طور پر کر کے رپورٹ ہاؤس کو پیش کرے۔ No discussion، کٹ موشنز: کٹ موشنز پر سب تھوڑا تھوڑا جو بولنا چاہیں گے۔ جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! ہم تو روز، آئے دن ایک نیا ہی دکھ دیکھتے ہیں۔ آج بھی ہمارے لئے بہت دکھی دن ہے، تمام بیٹھے ہیں لیکن ہمارے ساتھ ہمارا ایک ساتھی، نوجوان ساتھی زیاد اکرم صاحب، وہ فوت ہو گیا اور اکرم درانی کا وہ بیٹا ہے، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اکرم درانی صاحب کو کہ جب میں نے اس کو کہا کہ صبر کرنا ہے تو اس نے کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے تحفہ تھا، اس نے واپس لے لیا، میرا تو تھا ہی کچھ نہیں۔ میں بہت بڑا متاثر ہوا ہوں ان سے کہ بڑے بڑے عالم، بڑے بڑے پیر فقیر، بڑے بڑے لوگ جس طرح میاں صاحب نے ضبط کیا، اس کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ میاں صاحب کا اکلوتا بیٹا تھا، انہوں نے بھی بڑا صبر کیا اور ایسے تاثر دے رہے ہیں ان اپنے مخالفوں کو کہ مجھے یہ دکھ، حالانکہ ان کو کتنا بڑا دکھ ہوا ہوگا لیکن ظاہری طور پر یہ چونکہ اپنے دشمنوں کو یہ بتارہے ہیں کہ جنہوں نے یہ اقدام کیا، میں ٹھیک ٹھاک ہوں لیکن یہ اندر سے ہمیں پتہ ہے کہ انکا کیا ہوا ہوگا۔ اسی طرح درانی صاحب لیکن اس کی طبعی موت تھی، انہیں پھر بھی کچھ صبر تھا۔ جناب سپیکر، دوسری میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ہر ایک کی اپنی روایت ہے اور ہماری اسمبلی کی اپنی روایت ہے تو میری ریکویسٹ ہوگی سب بہنوں سے، بھائیوں سے، سب پارٹیوں کے ذمہ داروں سے کہ اس طرح روایت کو اپنانا ہے، تھوڑے دن رہ گئے ہیں، کون کیا کرتا ہے، یہاں کیا ہو رہا ہے، میڈیا ہر ایک کو Aware کر رہا ہے، بڑی تفصیل سے سب کچھ آرہا ہے، ایک ایک لفظ کو دس دس دفعہ ٹی وی پر، بلکہ سینکڑوں دفعہ دہرایا گیا تو جو غلط چیز ہے، وہ غلط ہے، ہم اس کو Condemn کرتے ہیں اور جس کا کوئی مقام ہے، اس کا ہم احترام کرتے ہیں، جو بھی ہے، میری بہن ہے اس نے جذبات میں بات کی، نواز شریف یا شہباز شریف کا ایک مقام ہے، وہ ایک پارٹی کے لیڈر ہیں-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نواز شریف اور شہباز شریف کے مقام کو نہیں مانتی، میرے پارلیمانی لیڈر جو یہ کہتے ہیں کہ اگر ان کو ان سے کیوں الرجی ہے۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: اچھا، وہ اس کا اختیار نہیں ہے تو وہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ چھوڑیں نگہت بی بی، ہر کسی کا اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: As a پارلیمانی لیڈر یہ میری ذمہ داری ہے (شور) یہ میری ایک ذمہ داری تھی، میں نے کر دی، اس نے جو کچھ کیا اس نے کر دیا اور میں نے اس کو نہیں روکا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، لودھی صاحب! آپ ایک منٹ خاموش۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ اس اسمبلی کی روایت ہے، آپ اس روایت کو نہیں رکھنا چاہتے کہ کل ہم کسی کے لیڈر کو، میرا لیڈر بڑا قابل احترام ہے، اگر میرے لیڈر کی کوئی بات کرے گا تو جب آپ لوگ ایک دوسرے پر انگلی اٹھائیں گے، کل یہ کسی کے مسلک کو آپ کہیں گے اور جب ہم سنی یہاں اگر دوسرے کسی کے مسلک پر کریں گے تو وہ جب (ہمارے مسلک پر) بات کرے گا تو ہم برداشت کر سکتے ہیں؟ اسی طرح دنیاوی لحاظ سے بھی دیکھیں کہ ہم اپنے لیڈر، اپنے بڑے کی بات اگر نہیں برداشت کر سکتے تو ہمیں چاہیئے دوسروں کی طرح، درمیانہ میں نے بات کی ہے۔ اس پر جو اس نے کر دیا وہ کر دیا ہے اور اس کے آگے اگر کوئی بات ہے، بہرحال۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ ضمنی بجٹ پر اگر تھوڑا سا آپ دیدیں موقع تو ذرا یہ ہو جائے گا کہ کم از کم ضمنی بجٹ آیا ہے 29 ارب اور 62 کروڑ کا، تو اس پر تھوڑی سی بات ہو جائے اور کٹ موشنز آپ کا اختیار ہے، ویسے بھی آپ نے سالانہ بجٹ میں بھی جو کچھ کیا، آپ نے پاس کر دیا۔ یہاں بھی آپ جس وقت کہتے ہیں آپ پاس کر دیں گے، ہمیں اس کا ڈر نہیں ہے۔ تو یہ اگر آپ اجازت دیں تو میں چند باتیں کر لوں؟

جناب سپیکر: میں لودھی صاحب، آپ کی بات سے، ایک بات سے متفق ہوں کہ ہم آپس میں برداشت کا مادہ پیدا کریں اور شائستگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیئے۔ بہت سی چیزوں سے ہمیں لیڈرشپ پر اعتراض ہو گا، ہمیں اچھا نہیں لگے گا لیکن انکا اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے، وہ اپنی سوچ سے چلتے ہیں، وہ بات آپ کی صحیح ہے، ابھی جو ضمنی بجٹ کی طرف آتے ہیں، بسم اللہ، آپ کو بالکل موقع ملے گا، آپ تو ویسے بھی کونسے کٹ موشن پر، آپ خالی اس پوائنٹ پر نہیں رہتے، آپ لوگ پوری اپنی سیاست ایک کٹ موشن کے اندر

لے آتے ہیں، آپ کو تو میں ویسے بھی فری ہینڈ دیتا ہوں، جتنا بھی آپ لوگ بولتے ہیں، میں آپ کا اتنا لبرل اور اتنا کھلا ڈھلا سپیکر کبھی آپ کو نہیں ملے گا۔ میں ابھی (تالیاں) آج صحیح بات ہے، میں آپ کو اپنے جذبات سے بھی واقف کر دوں کہ جس بچے کے بارے میں آپ نے بات کی، زیاد جان، میں نے پہلے بھی بتایا کہ دوست کے علاوہ وہ میرا بیٹا بھی تھا، مجھے جو کچھ وہ اپنے والد کو نہیں کہہ سکتا تھا وہ مجھے کہتا تھا۔ اتنی بات بتا دوں کہ میں خود اس پوزیشن میں نہیں ہوں، اگر آپ تین دن قائم رکھنا چاہتے ہیں تو پھر میں کسی اور کو بلاؤنگا، وہ ادھر بیٹھ جائے گا، وہ آپ کی اسمبلی پھر وہ چلائے۔ میرے اندازے کے مطابق محدود حد تک کٹ موشنز میں آپ کو موقع ملتا رہے گا، آپ بولتے رہیں، اس پر جتنا بھی آپ کا دل چاہے، جو بھی آپ کے اس میں ہوگا، آپ کو موقع ملے گا۔ جی آنریبل منسٹر فار لاء۔ اس کو ڈیفر کرتے ہیں جو ڈسکشن تھی اور کٹ موشنز کی طرف آتے ہیں۔ آپ کٹ موشنز پیش کریں اور میرے معزز اراکین کے اپنے دل میں جو بھی مناسب ان کو آتا ہے، وہ بولتے رہیں گے۔

ضمنی بجٹ 12-2011 کے مطالبات زیر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, to please move Demand No. 1.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 کروڑ 59 لاکھ 84 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 2 crore, 59 lac, 84 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2012, in respect of Provincial Assembly”.

Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No. 1, therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 2.

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ 39 لاکھ 2 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم ونسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 6 crore, 39 lac, 2 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2012, in respect of General Administration".

'Cut Motions on Demand No. 2': Janab Muhammad Akram Khan Durrani Sahib. وہ تو موجود نہیں ہیں تو Lapse ہو گیا۔ ثناء اللہ خان میانخیل صاحب، وہ بھی موجود نہیں ہیں، It lapses۔ سردار اورنگزیب خان، وہ بھی نہیں ہیں، It lapses۔

Saeeda Batool Nasir Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: میں پانچ لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب، د سلو روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریه جناب سپیکر۔ یو زر، یو سل او د یوؤلس روپو تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand, one hundred and eleven only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

تاسو مفتی صاحب! چرته مونږ ته لاړئ نو ما وئیل چې مونږه هم مونږ له لاړ شو کنه که تاسو، قاسم خان خټک صاحب نشته، It lapses، د مونږ ټائم شوے دے که څنګه؟ کیا؟

ایک رکن: اگر چائے اور نماز کا وقفہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: چائے بہ هم وشبنکو او مونږ به هم وکړو۔ جاوید عباسی، زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: زہ ئے واپس اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Naseer Muhammad Khan. Not present, it lapses. Noor Sahar Bibi.

محترمہ نور سحر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Saeeda Batool Nasir Sahiba.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ماحول کو دیکھتے ہوئے میں اپنی تحریک کو واپس لیتی ہوں لیکن ایک دو باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ یہ جیسا کہ ماحول سوگوار ہے اور ہمارے Colleague ہیں زیاد درانی، دلی افسوس ہوا درانی صاحب کے جوانسال بیٹے کی موت پر اور میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں خود درانی صاحب کے حوصلے کو۔ اسی طرح میاں صاحب کا جیسے بیٹا شہید ہوا، ان کا حوصلہ بھی ہمارے لئے قابل فخر اور قابل تحسین ہے اور یہی بات ہے جناب سپیکر کہ جیسے کل بلور صاحب نے بات کی کہ ہر ایک کی زندگی کا تو ایک دن معین ہے، موت کا تو ایک دن معین ہے، ہر ایک کا ٹائم لکھا ہوتا ہے لیکن جس طرح کہ دہشتگردی یا جس وجہ سے بھی کوئی کسی کو قتل کرتا ہے، شہید کرتا ہے، جیسے میرا اپنا بھائی 2005 میں شہید کیا گیا، اس کو قتل کیا گیا تو انکے بارے میں تو ان کی عدالت، اللہ ہی انکے بارے میں عدل کرے گا اور ان کو انصاف، لیکن ہم لوگ تو یہی اللہ کی رضا میں، اللہ کی رضا کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور جو لوگ سر جھکاتے ہیں اللہ کی رضا کے آگے تو وہ بے شک سرخرو ہوتے ہیں اور ان کو اس کا صلہ، اللہ تو عادل ہے اسکا صلہ ملتا ہے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: اس کے ساتھ ہی جناب سپیکر، ایک بات میں بالکل پارلیمانی لہجے میں کروں گی، ہم لوگ یہاں پر آئے ہیں تو قانون کی حد میں، قانون کے ذریعے جو بھی ہمیں میسر ہیں، اسی طرح بات کریں گے۔ وہ تو پنجاب اسمبلی کا معاملہ ہے لیکن ایک خاتون ہونے کے ناطے صرف میں اتنا تو حق رکھتی ہوں کہ میں اس کی مذمت کروں کہ علاؤالدین شیخ نے جو الفاظ خواتین کے بارے میں کہے، جو پارلیمنٹرین کے بارے میں کہے جناب سپیکر، پارلیمنٹرین خاتون تمام عوام کو Represent کرتی ہیں، صوبے کو

Represent کرتی ہیں وہ قابل قدر ہیں، ہر عورت قابل قدر ہے، عورت کی تو اپنی فضیلت ہے لیکن کوئی اس طرح کا ذہن رکھتا ہے اور کوئی اس طرح کی زبان، پھر پارلیمنٹ میں ممبر ہو کر استعمال کرتا ہے تو وہ بالکل غلط ہے اور میں ریکویسٹ کروں گی، میں درخواست کروں گی چیف صاحب سے، جو کہ آج کل بہت انصاف دے رہے ہیں، وہ ملک میں بہت انصاف فراہم کر رہے ہیں، انصاف بہت سستا ہو گیا ہے، عدل بہت ہے، تو وہ اس علاؤالدین شیخ کی رکنیت ہمیشہ کیلئے ختم کریں، ایسے بندے کو پارلیمنٹ میں آنا ہی نہیں چاہیئے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، Withdrawn۔ شاہ حسین صاحب۔

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> زہ واپس اخلم جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> واپس، Withdrawn۔ (تالیاں) مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ میں تو ایک طالبعلمانہ سوال کرتا ہوں کہ آخر ضمنی بجٹ پیش کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے؟ جہاں میری معلومات ہیں کہ ہم اندازہ لگاتے ہیں Annual budget کا اور کبھی کبھی وہ اندازہ غلط ثابت ہو جاتا ہے اسکی وجہ سے انہیں کچھ جاری اخراجات کرنا پڑتے ہیں تو ان اخراجات کو جائز بتانے کیلئے یہاں ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں اور یہاں اکثریت کی بنیاد پر وہ پاس ہو جاتا ہے لیکن یہ اندازے تو تب غلط ہوتے ہیں جب کوئی ناگہانی آفتیں آتی ہیں، یعنی کوئی زلزلہ آگیا ہے، اب اس کیلئے ہمیں Extra خرچہ پڑا، یا کوئی سیلاب آگیا، اس طرح کوئی مصیبت آگئی، اللہ تعالیٰ نے تو اس سال ہمیں بچایا ہے لیکن ہماری بیوروکریسی کی عادت ہے کہ وہ ضمنی بجٹ کیلئے مستقل تیاری کرتے ہیں، 303 ارب روپے کے بجٹ کے اندر ضمنی بجٹ آ رہا ہے 29 ارب، اگر میرا حساب ٹھیک ہے تو یہ آتا ہے دس فیصد تو ایسا تو نہیں ہوا کہ وہ مونچھیں دھاڑی سے لمبی ہو گئی ہیں؟ اور جناب سپیکر، یہ انتظامیہ ہے اور انتظامیہ کو تمام اخراجات اٹھانا پڑتے ہیں تو کم طریقے سے بتایا جاتا ہے کہ ہم نے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے اخراجات کم کر دیئے ہیں اور ہم نے گورنر ہاؤس کے اخراجات کم کر دیئے ہیں اور یہ بتایا جاتا ہے کہ وزراء ایک روپے کم کر لیتے ہیں اپنی تنخواہوں میں تو ایک میسج جاتا ہے۔ اس دفعہ اس طرح کی سخاوت نہیں ہوئی تو میں وزیر موصوف کو سنوں گا تو اسکے بعد ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ ایسا ہے جی کہ مفتی صاحب ماشاء اللہ بہت، ہم سب سے زیادہ سمجھدار شخصیت ہیں اس اسمبلی میں، ان کو زیادہ اچھا پتہ ہے کہ ضمنی بجٹ کی ضرورت تب ہی آتی ہے کہ Annual budget جو بنتا ہے، وہ ایک Estimation ہوتی ہے، ایک اندازے کے مطابق ایک چیز بنتی ہے اور Exact figures forecast کرنا جو ہے، وہ ناممکن سی بات ہے اور یہ نہیں ہے کہ یہ اسمبلی کا پہلا ضمنی بجٹ ہے، میرے خیال سے جتنی بھی حکومتیں رہی ہیں، سب کا ایک ایک طریقہ کار رہا ہے کہ اگر Expenses کچھ بڑھے ہیں تھوڑے بھی، اگر زیادہ ہوئے ہیں تو ابھی یہاں پر ذکر ہوا ہے Up to 10% یا 10% سے کچھ کم اس میں رد و بدل آئے تو 10% تو میرے خیال سے ایک مناسب سی چیز ہے، اتنا کوئی Gigantic figure نہیں ہے اور اس قسم کی کوئی ایسے اخراجات کی بھی انہوں نے نشاندہی نہیں کی جو کہ حکومت نے کوئی ایسی شاہ خرچیاں کی ہیں۔ ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ پورے سال میں پیٹرول کی قیمتیں زیادہ ہوئی ہیں، تنخواہوں کی مدوں میں اضافہ ہوا ہے اور اس قسم کے Miscellaneous expenditures جو ہیں، وہ کچھ روپے کی قدر میں کمی اور یہ ساری چیزیں مل ملا کر 10% Effect تو Definitely economy پر پڑتا ہے، تو Overall یہ It's not a bad figure تو مہربانی ہو گی آج کے ماحول کے مطابق کہ یہ آپ Withdraw کر لیں۔ تھینک یو۔

مفتی کفایت اللہ: Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ یہ ذرا میں ایک تھوڑی سی وضاحت کروں کہ یہ جو ضمنی بجٹ ہے، آئین نے اس کی گنجائش دی ہے۔ سالانہ بجٹ ایک تخمینہ ہوتا ہے اور اس میں کمی بیشی ضرور ہوتی ہے کیونکہ نئی چیزیں سال کے دوران آجاتی ہیں جو اسمیں Cover ہوتی ہیں لیکن ایک بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ زیادہ Exceed نہ کرے، باقی یہ Constitutional requirement ہے، یہ آجاتا ہے۔ تھینک یو، جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 3.

(Applause)

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/140روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 140/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Finance, Treasury and Local Fund Audit. 'Cut Motions':

جناب اکرم خان درانی صاحب تو، اللہ ان کو صبر دے، وہ تو ہیں نہیں، ثناء اللہ خان میا نخیل صاحب بھی نہیں ہیں، آج تھوڑا ذہنی طور پر میں خود بھی نہیں ہوں۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، وہ نہیں ہیں۔ سعیدہ بتول ناصر صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: میں پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Fazlullah Sahib, not present, it lapses. Mufti Said Janan Sahib.

مفتی سید جانان: د پچیس روپئ کٹوتئ تحریک پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twentyfive only. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں بڑے احترام سے واپس لیتا ہوں

(قہقہہ، تالیاں)

جناب سپیکر: مفتی صاحب کی ایسی ایسی بعض ادائیں ہیں کہ خدا نہ کرے، خدا ان کو بہت زندگی دے، لیکن ہمیں تب قدر آتی ہے اور تب محسوس ہوتا ہے جب وہ ہم میں نہیں ہوتے تو خدا ان کو لمبی اور دراز زندگی دے۔ سب کو، سب کو دراز زندگی دے۔ جاوید عباسی صاحب نہیں ہیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، باقی مو مفتی صاحب پسې دا خبره وکړه چې دے روان دے۔

جناب سپیکر: خدائے د نه بوځی۔

وزیر اطلاعات: او خدائے د ورله عمر نور هم سیوا ورکړی، مونږ خو هسې هم ورپسې خفه کیږو چې غیرحاضر وی او چې لا بیخی لاړ شی۔

جناب سپیکر: نه نه، خدائے د نه بوځی، داسې ترسکون، داسې ترسکون استاذ جی، مفتی صاحب به تا ته بل ملاؤ شی؟

وزیر اطلاعات: دا یو خبره ده چې اخر فنا ده۔

جناب سپیکر: او اخر فنا ده جی، اخر فنا ده۔ زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: واپس اخلم۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ یو ته ئے چې زما د جذباتو صحیح احساس تا سره شته۔ تهینک یو، زمین خان۔ زه اوس کله کله گورم ډپټی صاحب هم نشته، عبدالاکبر خان هم نشته، دا بنه ده شکر دے چې ثاقب خان شته، نو بس پینل آف چیئرمین نه به ځوک راغواړم که تاسو ډیر دغه کوئ۔ نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: سر، میں واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ خدائے خبر څه چل دے؟ مفتی صاحب، دا کله کله داسې دغه وی، دا ماحول هسې داسې، گوره څومره موده مو تیره کړه او جی، بتول ناصر صاحبه۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ پانچ روپے میں نے صرف محکمے کی تعریف کرنے کیلئے ایک تحریک پیش کی تھی۔

Mr. Speaker: Okay, very good.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: مجھے محکمے سے کوئی، یہ صرف واحد محکمہ ہے جو بہت اچھا کام کر رہا ہے، یہ سٹاف، سیکرٹری صاحب، باقی اور انکے، تھینک یو۔ آئندہ بھی اچھا کام کرتے رہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہ حسین صاحب۔ شکر ہے ہمایون خان، آپ کی پہلی دفعہ تعریف سننے میں آئی۔ (قہقہہ) یہ بی بی صاحبہ نے اچھے الفاظ میں آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو Praise کیا۔ شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب، ټول بنه خلق دے خو منسټر صاحب لږ زیات بنه دے، واپس اخلم جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn. Mufti Janan Sahib.

مفتی سید جانان: دا ټول ملګری واپس اخلی، منسټر صاحب بنه سړے دے، زه خپل تحریک واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، دوئ ته یو خواست کوم چې دا نور وزیران خو بدمعاشان نه دی، په شریکه واپس واخلئ، (قہقہے) دلته خو ټول شریفان دی د خدائے فضل دے او که لږه ډیره غلطی شوې وی بخښنه غواړو، بس بیخی واپس واخلئ۔

جناب سپیکر: نه ټولو خو واپس واخستو خو دوئ کښې لږه لږه خشنګی هم بعضې بعضې کښې شته، (قہقہہ) هغه خشنګئ د وجې نه، هیلته منسټر صاحب ته ځوک نه ګوری او دیخوا اخوا ګوری۔

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 3, therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

یو پیالئ چائے هم چې وڅښنکو کنه که تیارې وی۔ تیارې دی چائے؟ لږ تپوس وکړئ۔ څه بیا کوشش وکړئ چې لږ زر راشئ، یو دس پندره منټ کښې به مونږ

هم وکړئ۔ دس پندرہ منٹ میں آپ نماز بھی پڑھ لیں اور پھر چائے بھی ایک کپ پی لیں۔ ہاں ان شاء اللہ، پندرہ منٹ Means پندرہ منٹ۔ شکریہ جی، تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈیمانڈ نمبر 4: آنریبل سینئر منسٹر پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ، پلیز۔

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی و توانائی)}: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ ډیرہ مهربانی جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/50 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران منصوبہ بندی، ترقی و شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 50/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Planning & Development? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

جناب سپیکر: ډیمانډ نمبر 4 دے کنه؟ ډیمانډ نمبر 4۔ آنریبل ممبر صاحبان، اگر آپ تھوڑا سا تعاون کریں اور اس کو تھوڑا سا شارٹ کٹ کریں۔ ہاں جی، مفتی صاحب صحیح ہے؟

مفتی سید جانان: ہاں جی، بالکل صحیح ہے۔

جناب سپیکر: صحیح شوه جی؟

مفتی سید جانان: جی۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you very much. Honourable Minister for Science and Technology, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 5.

جناب محمد ایوب خان (وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ سر۔

جناب سپیکر: ایوب خان اشاڑی صاحب کا مائیک آن کریں۔ بس تاسو ئے پریږدئ، هغوی به ئے کوی۔ خه وایئ، شور نشته، لږ به۔

وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی: شکریہ جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/150 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding rupees 150/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Information Technology? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

Demand No. 6: Hon`able Minister for Revenue and Estate, please.

جناب محمد شجاع خان (وزیر مال): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/490 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مال گزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 490/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Revenue & Estate? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 7: Honourable Minister for Excise and Taxation, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی، میں جناب وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی طرف سے ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 30/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect

of Excise & Taxation? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Law, to please move Demand No. 8.

وزیر قانون: میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9 کروڑ 45 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 9 crore, 45 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Home? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Prisons, to please move Demand No. 9.

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 کروڑ 67 لاکھ 76 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 13 crore, 67 lac, 76 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Prisons? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 10: Honourable Minister for Law, to please move.

وزیر قانون: تھینک یو جی۔ سر، میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 43 کروڑ 54 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 3 billion, 43 crore, 54 lac, 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Police? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Higher Education, to please move Demand No. 12.

<u>Member</u>: Eleven.

<u>جناب سپیکر:</u> الیون نہیں ہے،

Eleven is missing, twelve, twelve, eleven is missing ji.

الیون کی ضرورت نہیں ہے، Missing ہے، ان کو ضرورت نہیں ہے۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/230 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی قلندر خان لودھی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، آج اسمبلی کا موڈ اور آپ کا موڈ دیکھ کر کچھ دکھ بھی تھا، آپ کی یہ بات ہم نے مان لی لیکن جناب سپیکر، ہم ہر وقت گورنمنٹ پر کچھ باتیں کرتے رہتے ہیں، تنقید بھی کرتے ہیں اور وہ Positive، اس کی تعریف بھی ہوتی ہے تو آج میں جو ہائرایجوکیشن کا ہے، چونکہ میں قاضی اسد صاحب کا اور اس کے پورے ڈیپارٹمنٹ کا، اس کے سیکرٹری صاحبان ہیں یا اس کا سی پی او صاحبہ ہیں، ان کا اگر شکریہ نہ ادا کروں تو یہ بھی ناانصافی ہو گی۔ (تالیاں) جناب سپیکر، انہوں نے مجھے، وزیر اعلیٰ صاحب نے اور منسٹر صاحب نے مجھے ایک ڈگری کالج دیا ہے ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے درمیان (تالیاں) اور وہ میرا کالج نہیں ہے، وہ دونوں ڈسٹرکٹس کا کالج ہے، اس کیلئے میں نے 40 کنال زمین دی ہے اور وہ پھر میرا کیس چلا گیا سپریم کورٹ تک تو 12 لاکھ روپے پہ میں نے وکیل کر کے اس کو سپریم کورٹ میں میں نے جیتا کیونکہ کہ میں نے وہ شاملات کی جگہ دی تھی، وہ میں نے ذاتی خرچ اس پر کی ہے

جی۔جناب سپیکر، وہ اتنی پر فضاء جگہ ہے، اگر آپ ان شاء اللہ اس کا وزٹ کریں اور محکمہ نے وزٹ کیا ہے، اس کو بہت Appreciate کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اتنا اچھا کھانا دیتے ہیں، ہم آرہے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی جی، تو انہوں نے ان کو مطلب ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم بھولے نہیں ہیں، آپ کا کھانا کھائیں گے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی سر، میں جب افتتاح کروں، میں آپ سب کو Invite کرونگا تو آپ ان شاء اللہ جو بھی آسکے، تو اس میں جی انہوں نے مجھے In time اس کی مجھے فنڈنگ کی ہے اور اچھی فرمیں جو ہیں، انہوں نے مجھے دی ہیں۔ سات آٹھ فرموں نے کام کیا ہے تو In time چونکہ اس کو میں روزانہ جب اٹھتا ہوں تو میں پہلے اس کالج پر جاکے اس کی خود مانیٹرنگ کرتا رہتا ہوں لیکن میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کا، سب کا جی، منسٹر صاحب سے لیکر، وزیر اعلیٰ سے لیکر منسٹر صاحب اور تمام سیکرٹری اور سی پی اوز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جی کہ انہوں نے مجھے، میرے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالی جی، میں مشکور ہوں جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: قاضی صاحب، آپ میرے تو چھوٹے ہیں لیکن اچھی بات سنی تو دل خوش ہوا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ آپ کی مہربانی ہے جی کہ آپ ہمیشہ سپورٹ کرتے ہیں۔ آپ کے حلقے میں بھی سر جو کالجز ہیں، ان کی سہولیات ہیں اور جو کچھ ہم ان کیلئے کر سکتے ہیں، ہم کر رہے ہیں اور یہ ابھی کوئی ذہن میں نہ لے سر کہ اس سال کالج دے دیا ہے، یہ پہلے سال جب ہم نے 20 کالجز اس صوبے میں دیئے تھے تو ان میں سے 07 ہزارہ کو، 20 ٹوٹل تھے سر اور ان 20 میں سے 07 ہزارہ لیکر گیا تھا، اس میں ایک لودھی صاحب کے حلقے میں بھی دیا تھا۔

جناب سپیکر: میں ضرور Appreciate کرتا ہوں آپ کی ہائر ایجوکیشن کو، کافی بہتر ہے، کچھ کچھ ایک آدھ کالی بھیڑ اب بھی آپ کے اندر موجود ہے، اس کو بھی ذرا ٹھیک کریں۔ ابھی۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر آپ اشارہ کر دیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو وہاں سے نکال لیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں اشارہ کر رہا ہوں، میدان میں کر رہا ہوں۔ چھ مہینے سے وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کی ہے، ان کیلئے بسیں، ٹرانسپورٹ دی ہے اور کچھ Hanky-panky ادھر سے ادھر، ادھر سے ادھر ابھی ایک کالج کو آپ لوگوں نے چھ مہینے میں بنایا، کتنی اچھی پرفارمنس، اس میں ہزاروں بچیاں چلی

گئیں اور ابھی ان کو ٹرانسپورٹ بھی دے دی لیکن ایک بابو کے ہاتھ میں وہ دے دیا ہے وہ اختیار، وہ بابوٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: نہیں سر، میں آپ کو ادھر یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں مجھے۔۔۔۔۔

<u>وزیر ہائر ایجوکیشن</u>: ابھی میں احکامات جاری کرونگا کہ فوری طور پہ اگر کوئی ایسا، Legal اس میں رکاوٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کچھ بھی Legal نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: تو کسی قسم کی Bureaucratic hurdle نہیں ہو گی سر، آپ کی بسیں ہم فوراً آپ کو پہنچائیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، مجھے اس ہفتے میں بسیں چاہئیں کہ اس ہفتے میں وہ بسیں پہنچ جائیں، چھ مہینے میں آخر کیا اس میں Legal complications ہیں؟ میں۔۔۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر، یہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ پیر والے دن سے، مجھے ہفتہ دیں جی، آج سے ہفتہ نہ دیں میں کر لونگا سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان کو بتادیں کہ ہاں ہم اتنا Appreciate کرتے ہیں کہ آپ ڈیپارٹمنٹ کو اتنا وہ کرتے ہیں تو اس کو اسی طرح آگے بڑھائیں جی۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: ان شاء اللہ ٹھیک ہو گا سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھو اب میں نے، قلندر خان لودھی صاحب نے Appreciate کیا، یہ کم کم وزیروں کے نصیب میں آتا ہے۔

The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 230/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Higher Education? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

یہ تو مفتی صاحب نے ایک بہانہ تھوڑا سا آپ کی صفت کرنے کیلئے بنادیا ورنہ آپ کی تو ٹوٹل دو سو روپے گرانٹ تھی شاید۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر ایک موقع دیں سر، اگر آپ مجھے ایک موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی مزا آ گیا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ایک موقع دیدیں۔ سر، میرے خیال میں میں تھوڑا سا یہ Clear کردوں، منسٹر فنانس بتادیں گے لیکن سر، یہ جو یہ General opinion لوگوں کے ذہن میں ہے کہ یہ ہم Extra پیسے لیتے ہیں، یہ Within the grant ہیں-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ مجھے پتہ ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ Within the grant ہے سر، کوئی نئے پیسے نہیں لیے جاتے لیکن جو سال کے شروع میں Estimate بناتے ہیں، اس کے اندر اگر تھوڑی ترمیم اور کسی محکمے نے اگر ایک روپیہ بھی زیادہ لیا ہے تو اس کو یہاں پہ لاکر Justify کروانا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ ٹھیک ہوتا ہے، مجھے پتہ ہے، مجھے سارا پتہ ہے۔

The honourable Minister for Health, to please move Demand No. 13, ji.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 79 کروڑ 65 لاکھ 88 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 79 crore, 65 lac, 88 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Health?

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، زہ یو خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: ودریږه دا تیر شی نو بیا-----

جناب محمد زمین خان: زہ یو خبرہ کوم جی ځکه چې نن دا د هیلتھ هغه دے نو بیا به دا تیر شی جی نو بیا به نشم کولے۔

جناب سپیکر: ستا خپل هاؤس دے ، ته به ولې نشې کولے جی، اووایه۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ مونږه چونکه یقیناً دا هاؤس، دا پرون چې کوم د زیاد خان واقعه شوې ده نو د هغې په وجه دا هاؤس سوگوار دے نو زیات ځکه مونږ وئیل چې نن هډو سپیچونو ته ضرورت هم نشته خو نن چونکه په هیلتهـ باندې ځکه یو خبره لازمی کول غواړم چې هیلتهـ ډیپارټمنټ واحد داسې ډیپارټمنټ دے چې کوم فری بجټ سیمینار شوے وو، هغې کښې مونږ په دوه درې شعبو کښې مشاورت د پاره تجویز ورکړے وو چې یره د کینسر چې کوم مریضان دی په دې صوبه کښې نو هغه مستحق وی چې یره د هغوی د پاره حکومت څه وکړی چې علاج ئے مفت شي۔ چونکه په دې بجټ کښې ورله پیسې ورکړې شوې دی نو زه خراج تحسین پیش کوم او د دوئ دا دغه Appreciate کوم چې حکومت دا چې کوم دے ، منسټر صاحب یا هیلتهـ ډیپارټمنټ چې کوم دا اقدام اخستے دے ، دا د دې صوبې د هغه خلقو د پاره چې کوم د کینسر مریضان دی او د هغوی د پاره دا دغه ایښودے شوے دے-----

جناب سپیکر: Very good، اچھی بات ہے، Appreciate کرنا چاہیئے۔

(تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زه جی زمین خان ته خراج تحسین پیش کوم چې په وړومبی ځل ئے ډیره خوږه خبره وکړه۔ (قہقہے) زه ورته خراج تحسین پیش کوم (تالیاں) په خراج تحسین هم خفه کیږی یا خدایه پاکه۔ (قہقہہ)

(قہقہے، تالیاں)

جناب سپیکر: وایه ښه کار باندې، وایه ښه کار ونه کوئ زه به ئے Appreciate کوم۔

جناب محمد زمین خان: او جی بیا به ئے۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of the Demand moved by the Minister may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Law, to please move Demand No. 14.

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): شکریہ جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/40 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخرجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 40/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Communication and Works? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

یہ کمیونیکیشن اینڈ ورکس ہمارا تو خیال تھا کہ اس میں آپ لوگ بہت Excess کر چکے ہونگے کیونکہ ہم نے بہت سنا تھا، یہاں پر تو کچھ بھی نہیں آیا۔

وزیرقانون: یہ دیکھ لیں جی کتنا Change آیا ہے، کتنی تبدیلی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا؟

وزیرقانون: Perception میں، Reality میں کتنا Change آیا ہے؟ دیکھیں نا۔

جناب سپیکر: اچھا، اس کے بعد ہے۔

وزیرقانون: سی اینڈ ڈبلیو کی کارکردگی کتنی بہتر ہو رہی ہے۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: Ji hon`able Minster for Law, to please move Demand No. 15.

وزیرقانون: جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 53 کروڑ 96 لاکھ 31 ہزار 840 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ودریږه دیکښې زه اول پخپله کټ موشن پیش کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: دا زما پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ منسټرصاحب ناست دے ، سینئر منسټر صاحب، زما سړکونه ټول ولاړ دی او دوئ وائی چې پیسې ورته ایشو شوې،

ریلیز شوې۔ هغه خو جی تر اوسه پورې یوه آنه هم نه ده ریلیز شوې، هغه څه شوې هغه پیسې؟ زما خو په تپوسونو باندې زړه اوس ستړے شو او د دې هلکانو، ټوله ورځ ستاسو پې ایند ډی کېنې ګرځی او په دغه کېنې ګرځی۔ (تالیاں) چیف سیکرټری ئے اے سی ایس ته لیږی، هغه بال ئے ترې ساز کړے دے، څوک ئے هغلته ولی څوک ئے دیخوا راولی۔

جناب رحیم داد خان{ سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی وتوانائی)}: سپیکر صاحب، دغه ځائے کېنې ډبل ډائریکټیو ځی، ډبل ډائریکټیو ځی نو په هغه وجه باندې هغه Liability راځی، تاسو پرې پوهیږئ۔

جناب سپیکر: څه جی؟

سینیئر وزیر(منصوبہ بندی، ترقی وتوانائی): ډبل ډائریکټیو ځی۔

جناب سپیکر: اچھا (قہقہہ) دا هم پکېنې شته؟

سینیئر وزیر(منصوبہ بندی، ترقی وتوانائی): یو هغه ده، یو ستاسو ډائریکټیو ده، نو په هغې باندې هغه پی سی ون نه وی، بل څه نه وی او هغه ایډیشنل کار پکېنې راشی نو د هغې د پاره مجبوراً څه کول غواړی۔ مونږه هم سوال منت کوؤ د۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه جی نه جی، د ټهیکیدارانو Liability ده، دس دس پندره پندره کروړ روپئ دی او ما له ئے مغزه خراب کړل، زه دلته خپل مغزه، ممبرانو سره ګپ ولګوم او که نه یو څو سپیره ټهیکیداران دی، دلته مخامخ ناست دی، چې زه راشم هغه ټهیکیداران مخامخ ناست وی۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی و توانائی): ورته پی سی ون کېنې لس کمرې او هغوی دولس کمرې جوړې کړې وې۔

جناب سپیکر: دا خبره هم شته، نه هغه چابی ماورکړې وه، هغه تیزی پرې ما راوړې وه۔ ما وئیل چې شابه کړئ خو کار ئے ښه کړے دے جی۔ چې کار ښه وکړی کنه جی، کوالټی کار وکړی نو بیا Appreciate کول پکار دی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، ما دا یو خبره کول غوښتل که ستاسو اجازت وی۔

جناب سپیکر: هسې خبره وکړه کنه جی، خیر دے مفتی صاحب! خبره وکړه، دا ستا خپل هاؤس دے۔ دا مائیک آن کړئ مفتی صاحب ته۔

مفتی سید جانان: جی لکه دا تاسو کومه خبره وکړه، دا ټولو اضلاع کښې ده، اوس هم ما منسټر صاحب ته گزارش وکړو۔ د دې د جی احکامات جاری کړی چې دا ضلعو ته پیسې لاړې شی، جون راروان دے، کارونه شوی دی جی، چې چا ځومره کارونه کړی دی، بالکل هغه تنگ دی پیسې نشته دے ورسره، دا به زمونږ گزارش وی، که سی اینډ ډبلیو کښې وی که چاسره وی چې دا پیسې ضلعو ته واستوئ۔

جناب سپیکر: یعنی دا ضروری خبره ده، وګوره هغه دے هغه بل هم پاڅیدو، اورنگزیب خان هم پاڅیدو۔ اورنگزیب خان! ته څه وایئ؟ وډریږه زمین خان اول اووائی، وډریږه جی، یو منټ یو منټ۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر، ستاسو۔

جناب سپیکر: یعنی دا تاسو چونکه ښه'لبرل' روان یئ ټهیک نو زه هم درته هغه شان ستاسو د Requirement مطابق روان یم جی۔

جناب محمد زمین خان: زه د دې----

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وډریږه اول زمین خان، بیا تاسو وکړئ۔ وډریږه ده پسې جی۔

جناب محمد زمین خان: زه د دې محکمې د کارکردگۍ نه مطمئن نه یم او زه غواړم چې دا هاؤس ته هم د دې کارکردگی لږ وښایم چې یره دوئ په کومه طریقه باندې انفارمیشن ورکوی پی اینډ ډی ته یا فنانس ته او د دوئ د غلط انفارمیشن په وجه باندې د دې ټولې صوبې هغه بجټ بیا غلط جوړیږی۔ جناب سپیکر، دا زما حلقې کښې یو روډ دے د 11-2010 په اے ډی پی کښې په سیریل نمبر 384 باندې Appear دے جی "Construction of road from Odigram to Lalqilla"، دا جی په 73 millions cost ایښودے شوے دے په اے ډی پی 11-2010 کښې جی۔ دا زه ورکوم منسټر صاحب، دا جی دا روډ چې کله په 12-2011 په اے ډی پی کښې

Appear کیږی نو بیا د دې Cost چې کوم دے دا سو ملین روپئ ایښود ے کیږی، روډ هم هغه دے، Distance هم هغه دے او Cost سیوا کیږی جی۔ بیا جی چې د 2012-13 په اے ډی پی کښې هم هغه روډ په سیریل نمبر 287 کښې Appear کیږی نو د دې Cost 114 ملین روپئ کیږی۔ زه نه پوهیږم چې کوم Cost ټهیک دے؟ هغه 2010-11 والا ټهیک دے، 2011-12 والا ټهیک دے که 2012-13 والا ټهیک دے؟

جناب سپیکر: دا ته ټهیک وائې خو یو مسئله، یو ایشو روانه ده CSR خدائے خبر څه ته وائی؟ ما له هم دلته خلق راغلی وو چې CSR څه ته وائی؟

جناب محمد زمین خان: زه راځم جی۔

جناب سپیکر: او هغه کم دے او چرته زیات دے، چرته څه دی۔ دا لاء منسټر صاحب، ودریږه لږ یو منټ، چې هغوی واؤرو جی۔ دا اورنګزیب خان۔ ودریږه دوئ نه به جواب اخلو جی۔

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب! زما خبرې لا ختمې نه دی۔

جناب سپیکر: ودریږه دا بس اوشوه۔ زه پرې پوهه شوم ستا سو په خبره۔

جناب محمد زمین خان: نه جی دیکښې یو ډیره Complicated مسئله ده، دیکښې د فنډ خبره راغلې ده۔ دا جی دلته تیر کال په اے ډی پی کښې دې له 20 ملین روپئ Allocation شوے وو۔ اوس په دې کال، په دغه کال کښې 10 ملین روپئ ریلیز شوې دی خو دلته په اے ډی پی کښې چې کوم دے نو دا 10 ملین روپئ Surrender شوې دی، ډیپارټمنټ 10 ملین روپئ Surrender ښودلې دی او 10 ملین روپئ ئے دغه کړې دی، Utilize کړې دی خو چې کله د ډیپارټمنټ دا په 14-4 باندې دا یو لیټر لیکی چې ماته د 60، 50 ملین روپئ نورې پکار دی۔ بیا هم دغه ډیپارټمنټ په 08/05 باندې لیټر لیکی او وائی 63 ملین روپئ راله پکار دی، بیا هم دغه باره کښې بیا لیکی وائی 43 ملین راله پکار دی۔ زما ګزارش په دیکښې دا دے چې یو طرف ته دوئ 10 ملین روپئ Surrender کوی او بل طرف ته بیا لس ورځې پس لیکی چې ماله 50 ملین روپئ پکار دی او د هغې په

وجه باندې په اے ډی پی کبنې په دې 13-12 کبنې جی صرف 30 ملین روپۍ ایبنودې شوې دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوهه شوم جی، پوهه شوم۔ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی جاتی ہے، منسٹر صاحب اس پوزیشن میں نہیں ہونگے ابھی اچانک سوال آیا۔ یہ آنریبل منسٹر صاحب کو یہ صحیح جواب دیدیں تاکہ پرسوں یہ ہاؤس میں Present کریں۔ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کر دی گئی جی۔ جی اورنگزیب خان!

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، نن سبا غټه مسئله دا ده چې څومره هم ټهیکیداران دی ټول کارونه هغوی ودرولی دی۔ چونکه فنانس والا هم پیسې نه ورکوی، پی اینډ ډی والا هم پیسې نه ورکوی او په حلقو کبنې مونږ ته د ټولو نه غټه مسئله ده څکه چې څومره خلق دی هغه روډونه مونږ ټول مات کړی دی، هغه ډرینونه ټول مات شوی دی او د دوه میاشتو نه مکمل دې ټهیکیدارانو مونږ ته کارونه بند کړی دی نو پکار دا ده چې دغې ته فنډ ریلیز شی چې دا کارونه سرته ورسی۔ په مازیگر مابنام کبنې که تاسو وګورئ دا ګرد، دوړې او دا ټوله علاقه څکه چې روډونه زمونږ ټول خراب دی نو دغه به ډیره مهربانی وی د منسټر صاحب که دا فنډ راته ریلیز کړی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا زمین خان صاحب چې کومې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

سید قلب حسن: سر، تاسو یو لفظ استعمال کړو، ټهیکیدارانو د پاره مو لفظ استعمال کړو، "سپیره" نو دلته مونږ سره یو منسټر صاحب دے، هغه واک آؤټ کولو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه۔

سید قلب حسن: نو که دا الفاظ تاسو حذف کړئ په دې چې امجد صاحب او میاں نثار ګل صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نه، دا زما ورونه دی، زما نه نه خفه کیږی، ته ئے مه خفه کوه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: وہ سب میرے بھائی ہیں،آپ اس کو میرے "سپیرہ" کہنے پہ خفا نہیں کر سکتے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: وہ میرے بھائی ہیں، بہت معزز بھائی ہیں، کبھی چھوٹوں کو گھر میں بھی لوگ کہہ دیتے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ود ریږه یو منټ جی، یو منټ، بختور به ورته اووایم۔ (قہقہہ) جی ثاقب خان!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دا ایشو چې کوم زمین خان-----

جناب سپیکر: د مابنام مونځ هم راروان دے، لږ مختصر کوئ چې دا شے لږ راغونډ کړو جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا ایشو چې کوم زمین خان صاحب هم رااوچته کړه جی، دا سر، ما خپل بجټ سپیچ کښې هم رااوچته کړې وه جی او هغې کښې تاسو ته ما د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د پیښور ریټ دغه کړے وو سر۔ دا CSR کوم ریټس دی سر، دا ډیر زیات، ډیر زیات دی جی او مونږ ریکویسټ دا کوؤ چې دې سره زمونږ Fiscal space development د پاره Expenditure، هغه کم شی۔ چې کوم کار جی، مونږ پکار دے چې کوم ما Exampleچې ورکړے وو جی په 14 لاکھ باندې کم ازکم دوه درې کمرې پکار دی، په هغې مونږ یو جوړوؤ۔ دا سې تاسو وګورئ په یو کښې، دا روډ څومره زیات په هغې کښې دغه کیږی۔ هم دا سې CSR زیاتیږی، ما مخکښې هم ریکویسټ کړے وو جی۔

جناب سپیکر: تاسو، (قہقہہ)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: چې د دې قیمتونه د کم شی، دا زمونږ په فائدې کښې ده۔ د یکښې خلق مالداره کیږی او حکومت ته نقصان دے جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه، شکریه جی۔ دا که تاسو سنبهالولے شئ کنه، زه خو په یو پوهیدم هم نه، دا CSR مې اوس واؤریدو چې دا څه ته وائی خو هغه دومره ډیر

خلق راشی، کہ تاسو ئے سنبھالولے شئ، تاسو بہ ورلہ ټول رااوغواړم بیا۔ جی بس اس کو Wind up کرتے ہیں۔ جی عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: سر، اس حوالے سے میرے دل میں ایک بات تھی، میرا ایک تجربہ ہے، میں پورے ہاؤس کے ساتھ شیئر کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں، کوہستان میں اس سڑک کو پکا نہیں کیا جا رہا ہے؟

جناب عبدالستار خان: CSR کے حوالے سے جناب سپیکر، یہ بات ہمیں تقریباً چار سال سے ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لږ لیکلی راکړئ چې دوئ لہ ورکړو، نہ خیر دے جی، تاسو لږ څہ لیکلی راکړئ چې زہ دوئ تہ اووایم کنہ، لیکلی راکړئ جی۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، یہ جو شیڈول آف ریٹس ہے، اس حوالے سے میں اپنا ایک Experience بھی اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو ہمارے روڈز اور بلڈنگز میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو زیادہ کیا جائے یا کم کیا جائے؟

جناب عبدالستار خان: کم کیا جائے سر، میں اس میں ایک تجربہ کر کے، میں نے ثابت کی ہے یہ بات کہ مجھے 2011-12 کی اے ڈی پی میں ایک سپیشل پیکج ملا تھا Five million rupees، وہ میں نے ناران سے سوپٹ کیلئے ایک روڈ رکھا اور میں اس کو معروضی طور پر استعمال کر گیا تھا کہ آیا اب جو ہماری منصوبہ بندی ہو رہی ہے، ہمارے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ میں، یہ درست ہے یا Actual expenditure کی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس میں اس میں آپ کو گزارش کرتا ہوں۔

جناب عبدالستار خان: تو اس حوالے سے سر میں نے ٹی ایم او بالاکوٹ سے 50 لاکھ روپے میں سات کلو میٹر روڈ، شیننگل روڈ بنا کر ٹی ایم اے بالاکوٹ کو حوالہ کر دیا۔ پوری اسمبلی سے میری گزارش ہے کہ آپ جا کر اس کا وزٹ کر لیں۔ اگر ان کا اسی ریٹ پر جو یہ ہمیں مطلب آٹھ کروڑ روپے میں ہمیں یہ آٹھ کلو میٹر روڈ بنا کر دیتے ہیں، اس کو ہم نے 50 لاکھ میں بنایا تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں یہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میرا Severe reservation ہے کہ یہ ہمارے صوبے میں یہ جو بات ہو رہی ہے، یہ غلط۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ یہ Exceptional ہوتے رہتے ہیں، یہ ایک کمیٹی شاید گورنمنٹ نے بنائی ہے یا اسمبلی کی بنی ہے، میرے پاس سب آئے تھے، اگر ضرورت پڑی تو ان کو نوٹ کریں، یہ بھی اس کمیٹی میں بٹھادیں۔

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، منسټر صاحب څه وئیل غواړی؟

وزیر خزانہ: زه جی عبدالستارخان او ثاقب خان چې څنګه دا خبره وکړه چې Revise کول غواړی دغه نو هغې د پاره کمیټئ جوړې شوې دی جی چې هغه مارکیټ ریټ سټډی کړی او کنټریکټرز نمائندګان پکښې هم دی جی، زمونږ د ډیپارټمنټ نمائندګان پکښې هم دی که ریټ Suppose decrease کیږی یا Increase کیږی، د هغې د پاره Already۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: دا کله راسې شوې دی؟

وزیر خزانہ: نه نه جی، اوس شوې دی۔

جناب سپیکر: او دا اوس، زه ترې خبر یم۔ منسٹر صاحب! یہ آپ کی بات صحیح ہے، اسی چکر میں لوگ میرے پاس آتے ہیں، یہ مہینوں مہینوں کیوں لیتے ہیں؟ ان کو جلدی جلدی نمٹادیں، آپ کا تو اتنا پیریڈ نہیں رہتا کہ آپ پانچ سال انتظار کریں گے؟ جتنا جلدی ہو سکتا ہے، نمٹالیں اور ثاقب اللہ خان کو بھی بٹھادیں اور ستار خان کو بھی اس میں بٹھادیں۔ The motion before the House۔۔۔۔۔

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: صرف ڈیمانڈ نمبر 15 تک میں گیا ہوں؟

وزیر صحت: سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی آنریبل منسٹر صاحب، ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: ایسا ہے جی کہ یہاں پر اسلام آباد میں ایک ڈیپارٹمنٹ سٹیٹسٹیکل ڈیپارٹمنٹ ہے، وہ ایک Analysis بناتا ہے ہر تین مہینے کے بعد، اور اس کو پھر نیسپاک اپنے طور پر ایک، یہ ریٹس کے حوالے سے

ایک Booklet نکالتا ہے ہر تین مہینے کے بعد، تو بجائے اس کے کہ یہ کمیٹی بیٹھے اور چھ چھ مہینے یا تین تین مہینے اس پر لے، اگر اسی انڈیکس کو Follow کیا جائے جو سارے پاکستان میں Valid ہے تو میرا خیال ہے یہ اس جھنجھٹ سے بھی بچیں گے اور اگر اسی انڈیکس کو اپنا بنالیں، یہ طریقہ کار، تو میرا خیال ہے اتنی Exercise کی ان کو ضرورت نہیں ہو گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ تو لاء منسٹر صاحب صحیح ہمیں بتا سکیں گے کہ ممکن ہے، جو وزیر صاحب کہہ رہے ہیں یہ نیسپاک والی یہ کیا کہانی ہے ؟

<u>وزیر قانون</u>: جی ہمارا تو اپنا پراونشل سبجیکٹ ہے اور ہماری اپنی کمیٹی ہوتی ہے، اپنا CSR، تو کوشش کرینگے جی کہ ڈیپارٹمنٹ کا، اس کے متعلق کوئی بریفنگ نہیں ہے تو بہر حال ان کا مشورہ ہم لے لینگے، بالکل They must consider it، جو تجویز دی ہے وزیر صحت صاحب نے تو بالکل Consider کریں گے ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوشش کریں جی اور جتنا جلدی یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے یہ نمٹادیں، بلکہ فنانس منسٹر صاحب! یہ آپکے نیچے آرہا ہے۔

<u>وزیر خزانہ</u>: او جی، او۔

<u>جناب سپیکر</u>: په اردو کښې اووایئ چې دوئ پوهه شي۔

<u>وزیر خزانہ</u>: فنانس ډیپارټمنټ ته سی ایم صاحب ډائریکشنز ورکړی وو او هغوی دا کمیټۍ جوړې کړې دی نودا خبره به مونږ سیکرټری فنانس سره او د هغوی سره خبره وکړو چې دا د پکښې هم Consider شی که In Case possible وی او داسې څه پرابلم نه وی جی، لکه د بعضې ایریاز Different rates راځی جی، په دې باندې به Consider شی، دا خبره به پکښې دغه کړو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ساری Developmental activities اس کی وجہ سے رکی ہوئی ہیں تو اپنی اس کو ہدایت دے دیں اپنے سیکرٹریز صاحبان کو کہ اس کو Within a week / Ten days ختم کریں۔

<u>وزیر خزانہ</u>: ٹهیک ده جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آپکی گورنمنٹ کی Failure کی طرف آپکو لے جانا چاہ رہے ہیں، خواہ مخواہ ایک مسئلے کو کیوں لٹکایا جارہا ہے ؟

وزیر خزانہ: تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ، نہیں پورے ڈائریکشنز دیدیں، آپ بھی دیدیں گورنمنٹ کی طرف سے۔

The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 53 crore, 96 lac, 31 thousand and 840 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of repair of roads, highways, bridges and buildings? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. یہ 15 ہو گئی ہے نا؟

وزیر قانون: نہ جی، ڈیمانڈ نمبر 16۔

جناب سپیکر: هں اوس کوم نمبر دے، 16؟

وزیر قانون: 16 جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کو ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ویلفیئر اداروں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 80/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Public Welfare Institutions? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 17: Honourable Minister for Local Government and Rural Development, to please move Demand No. 17.

(Applause)

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا ولې، دا ولې، اخر ولې؟ (قہقہہ) اچھا مہربانی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 لاکھ 54 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 3 lac, 54 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Local Government and Rural Development? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 18: The honourable Minister for Agriculture, to please move Demand No. 18.

ارباب محمد ایوب جان(وزیر زراعت):جناب سپیکر صاحب!میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ہزار730روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30جون2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees one thousand and 730 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Livestock, to please move Demand No. 19.

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات): میں جناب سپیکر صاحب! تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جوایک کروڑ15لاکھ 73ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30جون2012ء ختم کو ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees one crore, 15 lac, 73 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in Livestock? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Environment, to please move Demand No. 21.

دا کوم دے ، 20شته؟

ایک رکن: جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Livestock, to please move Demand No. 20.

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات): داچې کوم دے دغه والا دے ، امداد باهمی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: هں تاسو مفتی صاحب، څه وئیل؟

مفتی کفایت اللہ: زه جی په دې باندې څه خبرې کول غواړم۔

جناب سپیکر: وکړه کنه شابه او د مابنام مونځ هم دے ، ته به هم تر هغې یوا ځې نه ځې، مونږ به یو ځائے ځو۔ ته خپله غاړه خلاصه کړې او زمونږ پکښې ګیره کړې۔

مفتی کفایت اللہ: د دې مونځ په باره کښې زما دا رائے ده چې څنګه په قومی اسمبلئ کښې دلته یو مائیک لګیدلے وی۔

جناب سپیکر: دا کوؤ، دا کوؤ۔

مفتی کفایت اللہ: دلته مائیک ولګوئ هغه څنګه چې هغوی بانګ وائی بس مونږ به فوراً لاړ شو مونځ به وکړو بیا به راشو۔

جناب سپیکر: بیا هلته کښې کښینئ ګپې لګوئ کنه۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی هغسې به بنه وی ان شاءاللّٰه۔

جناب سپیکر: هغوی مخې سره بیا واپس راشی او تاسو هلته ناست یئ او بس۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دا په کوآپریټیو باندې مې خبره کوله جی۔ دا تاسو اووئیل چې دا خبره لږه زر غونډې کړئ نو الحمدللّٰه 20 ته ورسیدو او زر به ختم شی خو زه د

وزیر صاحب نه دا خبره تپوس کوم چې هغه کوآپریټیو بحال شوے وو نو په هغې کښې تاسو څه کړی دی؟ که لږ غوندې اطمینان سره دا سې وکړئ نو۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، هغه چې کله بحال شو نو د هغې نه پس مونږ د خزانې منسټر صاحب مونږ له 20 کروړ روپئ را کړې، نو بهرحال بیا هم مونږ په اخبار کښې د هغې اشتهار ورکړو او زاړه نوکران چې کوم تاسو دلته کښې سټینډنګ کمیټئ فیصله کړې وه چې دا به نه وی او نوی کسان په هغې کښې صرف 10 کسان چې چا پیسې نه وی اخستې او هغوی ته ګولډن هینډ شیک نه وو ملاؤ شوے، هغه خلق مستحق وګرځیدل او چې چا اخستې وې نو وئیل ئے چې دا به واپس نه اخلئ، هغه خلقو ډیر زیات یو مهم شروع کړو او بیا د هغې نه لاړل هائی کورټ ته، هائی کورټ پرې هغوی له Stay ورکړه چې تاسو به تر څو پورې چې مونږ دا کیس اوریدلے نه وی تاسو به نوې بهرتی نه کوئ نو په دې وجه باندې هغه زمونږ پروګرام د بینک چې دے نو هغه تر اوسه پورې هم لا هم دا سې معطل دے۔

جناب سپیکر: یره دې اسمبلئ یو ښه کار کړے وو، ټهیک ده د دغې زوړ سټاف د وجې نه څه خلق پکښې دا سې وو چې دا بینک ئے غرق کړے وو۔۔۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: او جی۔

جناب سپیکر: نو لاء منسټر صاحب هم ناست دے، تاسو هم لږ Follow up ئے وکړئ عدالتونه زمونږ Overburden دی، ډیرې مسئلې ورته دومره پاتې دی، لکه اوس دې بینکونو یو لوټ مار شروع کړے دے، 18% اخلی سود نو که تاسو دا خپل بینکونه روان کړل، لکه هغه بله ورځ دې منسټر صاحب ډیر ښه یو تجویز پرې، هغه په دې بجټ کښې پاس کړو چې خیبر بینک وو کنه جی، چې خیبر بینک به ډیر مطلب دا دے Nominal mark up باندی به دې خپل Investor له پیسې ورکولې نو تاسو هم پکښې لږ همت وکړئ دا Stay پکښې، لاړ شئ جج صاحب سره کښینئ، دا خو د قومی انټرسټ څیزونه دی، په دیکښې خو داسې خبرې نشته چې یو د دوه تنو او که څه پکښې ډیر خراب خلق نه وی خو واخلئ ئے کنه او

که خراب خلق وی نو بیا مخکښې لاړ شئ، دا بینکونه خو دومره پیسې ګټي او په دې صوبې باندې به رحم وکړئ۔

وزیر ماحولیات: په دیکښې جی باقاعده کیس جمع شوے دے، اوس د هغې یو ځل تاریخ راغے، هغوی زمونږ تاریخ هم داسې Change کړو، که هغوی یو ځل خبره واوریدله، هغه ججان هم داسې نه دی، هغوی به هم ان شاءالله چې زمونږ په حق کښې فیصله ورکوی۔ تاسو چې کومه دلته کښې په دې سټینډنګ کمیټۍ چې کومه فیصله کړې ده، هغه ډیره واضحه ده او په هغې باندې ډیر بحث مباحثه شوې ده او ډیر ښه په لیګل طریقه باندې هغوی دغه کړی دی، نو ان شاءالله چې خارج به شی، هغوی به ورله دا خارج کړی۔

جناب سپیکر: آپ لوگوں کی وساطت سے میں خود بھی عدالت سے درخواست کرونگا کہ اس کو جلدی Take up کیا جائے اس صوبے کے بہترین مفاد میں، اس کو مزید نہ لٹکایا جائے، یہ کافی پرانا قصہ ہے، دو سال ہوئے اس کے شاید۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، د مونځ ټائم دے۔

جناب سپیکر: نه د مونځ ټائم راروان دے، زه وایم چې، نه دا تاسو وکړئ چې د دوئ کله تاریخ وی یو څو ممبران ورسره لاړ شئ کنه۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، فی الحال تاسو دا Adjourn کړئ، بله ورځ به پوره ورځ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا یو نیم کښې، چې یو نیم کښې درته ښکاری کنه۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زما دا عرض دے چې نن تاسو Adjourn کړئ او 25 له به دا وباسو ان شاءالله۔

جناب سپیکر: یو نیم چې تاسو ته پکښې ضروری ښکاری، زه یو څو کوم، زه پخپله هم نه شم کولے۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی 25 له به، ستاسو موډ هم ښه نه دے او دا محکمې هم دغسې لاړې جی۔

جناب سپیکر: ټول نه شي ختمیدې، ممکن نه ده، یو څو کوؤ، بله ورځ به وزیراعلیٰ صاحب هم راځی، دا ټول به راځئ تاسو به چې څه په زړه دی هغه به اووایئ خو چې کوم ضروری شے درته ښکاری لکه دا اوس چې تا رااویستو نو ما هم پکښې-----

مفتی کفایت الله: او جی، زما دا رائے ده چې د مونږ وخت دے، تاسو به اوس وقفه وکړئ، ستاسو موډ هم ټهیک نه دے او دا محکمې رانه داسې په تیاره تیاره کښې ځی جی۔

جناب سپیکر: لږ ئے کموؤ، لږ ئے کموؤ خو تاسو پکښې لږ ضروری څیزونه ګوری کنه، دا خو ښه خبره ده، تاسو خو قومی خلق یئ، پکښې ښه څیزونه رااوباسئ، ستاسو هاؤس دے، ستاسو بجټ دے، تاسو خو دلته د قوم د ښیګړې د پاره ناست یئ او ښې خبرې کوئ۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 110/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Cooperatives? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Environment and Forest, to please move Demand No. 21.

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیونات وامداد باہمی): جناب سپیکر صاحب، میں ماحولیات وجنگلات کے منسٹر کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 کروڑ 79 لاکھ 65 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات وجنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr.Speaker: The motion-----

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: په دیکښې څه شته؟ اووایئ جی اووایه۔

جناب شاہ حسین خان: څه خاص خبره نشته جي خو زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې دوئ د ماته دا اووائي چې زمونږ د دې صوبې په دی خوړونو کښې او سیندونو کښې څومره مهی دی؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: ما وئیل چې دا خود داسې سوال وکړو چې (قہقہہ) اوس به درله بنه زوړ متل راواوباسی۔

وزیرزراعت: دا محکمه به ورکړئ شاه حسین ته، دې به ئے وشماری کنه۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) ټی اے / ډی اے به ورکوی؟

وزیرماحولیات: میاں صاحب جی وائی، دا جی میاں صاحب دا جواب به ورکړی، میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): دا جی په Collective Responsibility کښې نه راځی۔

وزیرماحولیات: خو هسې نه چې الټه زما خلاف وکړی دا ډیر دغه دے۔

وزیراطلاعات: داسې ده جی، وائی دوه افیمیاں وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هں۔

وزیراطلاعات: نو هغه یو افیمی ورته وائی چې دا ټوله دنیا اوبه اوبه شی نو څو کاسې به وی؟ نو هغه بل ورته وائی خو چې آسمان ورته کاسه کړې نو په یو کښې راځی نو (قہقہے) نو دے د مهیانو حساب کوی، انسانان وشماره چې پته د ولګی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: مهې پرې هله شماره، په یو سردریاب سیند په غاړه چې څومره خوړلې کیږی د هغې پته نه لګی نو۔

The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 13 crore, 79 lac, 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012,

in respect of Environment and Forests? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Environment, to please move your Demand No. 21.

دا څویم شو هں او ټوټل څومره دی؟

ایک رکن: بریک وکړئ۔

جناب سپیکر: نه بریک نه کوؤ چھټی کوؤ۔ زما خپل طبیعت خراب دے ، که مفتی صاحب! چلولې شې نو ته راځه، زه نشم کولے ، نو بیا به داسې کوئ کنه، یو کار به کوئ ،ایک ریکویسٹ کرتاہوں کہ اگر ہم پرسوں تک Adjourn کرتے ہیں توآپ سویرے ذراآئینگے، جوٹائم میں دیتاہوں، جوٹائم ہم دیتے ہیں اس پرآپ ٹھیک ٹائم پرآئیں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: ہں جی،آپ موؤکریں۔ The honourable Minister for Livestock move Demand No. 23،آج آپ موؤکریں۔ The honourable Minister for Livestock, to move Demand No. 23ایک منٹ،ایک منٹ،22۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: 22 جی۔ دا هغه دے جی، هغه واجد علی خان صاحب خفه شوے وو، مهیان ترې ما اخستی وو نو هغه نور ئے هم راله راکړل، وئیل ئے چې ځنګلات هم ستا شو۔

Mr. Speaker: Twenty two, ji please move.

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 2 کروڑ 3 لاکھ 66ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 2 crore, 3 lac, 66 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

بس دے ختم شو د دوئ هغه؟

ایک رکن: نہیں۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for Environment, to please move Demand No. 23.

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/50روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

جناب سپیکر: یہ ماہی پروری اب آپ کے پاس آ گئی؟

وزیر امور حیوانات و امداد باہمی: او جی، دا دے جی، دا شاہ حسین صاحب د ډیر مخکښې نه د مهیانو تپوس کړے وو۔

جناب سپیکر: دا یو کار دے جی، دا د زمیندارو د پاره ډیره ښه محکمه ده۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: زبردست ده جی، دا سې ښکلې موقع ده چې-----

جناب سپیکر: او خلق هم، Healthy food دے، نن سبا د دې خوراک هم زیات شو، رواج هم زیات شو۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: تاسو سره که جی کلی کښې زمکه وی نو فارم به هلته جوړ کړو جی۔ نه دا شته، مونږ سره سکیم دے، پشاور، نوشهره، مردان۔

جناب سپیکر: نه ما له فارم مه جوړوه، ما له دا ټول سیند ډک کړه د مهیانو نه۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: سیند خو جی خلق بیا نه-----

جناب سپیکر: هغه دریاب کښې تاسو ګنده او به اچوئ د خزانې مل والا۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: او که فارم کوم دغه وی جی نو خو دا ټول، هر ستاسو حلقه کښې څوک جوړول غواړی، څوک جوړول غواړی، یواځې ستاسو نه۔

جناب سپیکر: نه هغه مونږه جوړ کړی دی۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: دا هر څوک، پشاور د پاره، مردان او نوشهره د پاره مونږ سره یو پراجیکټ دے۔

جناب سپیکر: نه مونږ جوړ کړے دے ، واقعی فائده پکښې شته، منافع پکښې ډیره ده۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: او زبردست فائده ده پکښې۔

جناب سپیکر: شاه صاحب! ته څه وئیل غواړې؟

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل وسیاحت): او، ولې نه جی۔

جناب سپیکر: میں تو بڑا کھلا ڈھلا سپیکر ہوں، آپ کو ایسے نہیں ملے گا، پتہ نہیں میرے بھی دن گنے جا چکے ہیں، دن گنے جا چکے ہیں؟ میرے خیال میں یہ آخری، کچھ ہو رہا ہے، Wind up کر رہا ہوں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! دا لفظ حذف کړئ، دا تاسو د ریم ځل دے وایئ دا کھلا ډھلا، دا یو خطرناک لفظ دے، دا حذف کړئ۔ "زلف دا کنڈل کھلے نا، اکھ دا کجل ڈھلے نا"

جناب سپیکر: ودریږه شاه صاحب واؤرو، دا ترسکون سره دے کچھ Tasty باتیں آ جائیں۔

وزیر کھیل وسیاحت: سپیکر صاحب! شکریہ آپ کا جی، یہ سر، فشریز ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور یہ بڑی اہم بات ہے سر۔ اس سے پہلے واجد علی خان صاحب کے پاس تھا یہ محکمہ، اب آ گیا جی ہدایت اللہ خان صاحب کے پاس۔ سر، کاغان میں اور سوات میں خاص طور پہ ٹراؤٹ ہے سر، یہ آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی روک ٹوک نہیں ہے لوگوں کو وہاں پہ، آپ یہ یقین کریں کہ لوگ بجلی کے کرنٹ لگاتے ہیں جی، وہاں پر ڈائنامائٹ پھینکتے ہیں، وہاں پر ایک جال لگا کے اس میں ساری ٹراؤٹ، تو میں یہ درخواست کروں گا ہدایت اللہ خان صاحب کو آپ کی وساطت سے سر، کہ اس کی طرف ذرا اگر زیادہ توجہ دیں تو یہ ٹورازم کا بھی اس میں بہت بڑا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر کھیل وسیاحت: اس میں ٹورازم کیلئے بھی سر آپ کو پتہ ہے کہ کئی لوگ جو ہیں وہ Hiking کیلئے آتے ہیں اور زور وہاں پر ہے، تو جال کی اور ڈائنامائٹ کی ممانعت کیلئے تو ان کے پاس جو یہ وائلڈ لائف 'واچرز' ہیں سر، یہ ان کے پاس اتنا زیادہ ایریا ہے کہ وہ کنٹرول نہیں کر سکتے۔ آپ دیکھیں کہ اگر ایک 'واچر' بالاکوٹ میں ہے تو اس کے بعد اس کا ایریا دوسرے کا، وہ جا کے پھر کاغان میں شروع ہو گا، تو وہ کس طرح کنٹرول کر سکے گا؟ اور پھر پولیس کے پاس اجازت نہیں ہے کہ وہ ان کے اوپر کوئی ایکشن لے سکے۔

ہیں ان کے پاس اور یہ بہت بڑی تباہی ہو رہی ہے سر ٹراؤٹ کی اور یہ اس Magisterial powers میں میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں سر اور منسٹر صاحب سے بھی کہ یہ کچھ اس قسم کا سلسلہ کریں کہ یہ ٹراؤٹ کو بچایا جاسکے، یہ ٹراؤٹ ہماری بہت بڑی دولت ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف منسٹر صاحب نے توجہ دلائی، یہ اکیلے ٹراؤٹ کے متعلق نہیں ہے، ہمارے دریاؤں میں جو کابل ریور ہے، جو سوات ریور ہے، اس میں سردیوں کے دنوں میں جب پانی جمع ہو جاتا ہے تو اس میں لوگ ڈائنامائٹ ڈالتے ہیں یا آج کل چھوٹے جنریٹر کشتیوں میں پھرا کے اس کو کرنٹ سے ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ Hurdle فنانس منسٹر ہیں، ان کی جو منسٹری ہے، یہ بڑی کنجوسی کا کام کرتی ہے۔ آپ کے جتنے بھی وہ کہتے ہیں، 'واچرز' کم ہیں، آپ اس میں پوری مفصل سکیم بنائیں، اپنے بھائی ہیں، ان کے پاس لے جائیں، آپ کو جتنے 'واچرز' چاہئیں اور جو بھی چاہیئے ان شاء اللہ ملیں گے جی۔

وزیر امور حیوانات وامداد باہمی: داسې ده جي چې زه د خپل ورور-----

وزیر اطلاعات: جناب، یو بله ضروری خبره ده۔ داسې ده جي چې-----

جناب سپیکر: یو دوه درې دغه دي زر زر ئے ختمومه۔

وزیر اطلاعات: داسې ده جي، راجه پرویز اشرف صاحب پرائم منسټر منتخب شو نو هغوی ته په دې مبارکباد ورکوؤ۔ (تالیاں) اوس دا خبر راغے۔

آوازیں: ډیر زیات مبارکباد۔

وزیر اطلاعات: ابھی ابھی خبر، ہو نڑ ہو نڑ خبر آئی ہے۔

جناب سپیکر: دا بنا ئستہ خبرہ پکښې شتہ خو دے بہ کلہ Disqualify کوی؟

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! دا د ډیرې زمانې خبره ده سپیکر صاحب، دا یوه خبره تاسو ډیره د غرض وکړه، مونږ خو جمهوریت بچ کوؤ او تر هغې به د جمهوریت د بچ کولو کوشش کوؤ چې تر څو زمونږ وس رسی، دا ز مونږ حکمت عملی ده، خدائے د وکړی چې هر رنګه خبرې کیږی خو د جمهوری قوتونو دا ډیوټی ده چې جمهوریت بچ کړی، تر هغې پورې به مونږه دا خپل حکمت عملی چې کوم ده جاری ساتو۔

وزیرامور حیوانات وامداد باہمی: د هغه مهیا نو خبره ختمه کړه۔

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب، ایک اچھی خبر آئی ہے میں سمجھتا ہوں اور ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پورے ہاؤس کی طرف سے مبارکباد۔۔۔۔۔

وزیر صحت: ہم اپنے نئے وزیر اعظم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ایک چیز مجھے یہ آپ بتا دیں کہ ہم تحریک اردو میں پیش کرتے ہیں اور آپ جو رولنگ دیتے ہیں، وہ انگلش میں دیتے ہیں، یہ مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی۔

وزیر اطلاعات: کیا ہے؟

وزیر صحت: ہم تحریک پیش کرتے ہیں اردو میں، آپ رولنگ اوپر سے انگلش کی دیتے ہیں، کیوں ہمیں انگلش نہیں آتی ہے یا آپ کو اردو نہیں آتی؟

جناب سپیکر: تینوں زبانیں سرکاری زبانیں ہیں۔ مفتی صاحب کچھ بولنا چاہتے ہیں، جمہوریت کے آپ داعی ہیں، مبارکباد تو دیں گے نا؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! ما وئیل دا د مونځ وخت دے ، هغه مونځ، تا سو زه هم منع کړے یم او دا د وزیر اعظم په خوشحالئ کښې دا اجلاس Adjourn کړے شی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: وزیر اعظم کی خوشی میں۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: خوشحالی دې ته وائی چې یو خو مستې خبرې، تھیک خبرې و کړئ، خوشحالی خو دې ته نه وائی چې کور ته د خئ دے جی، کور کښې څه خوشحالی ده، دے کور کښې خوشحاله وی چې د خوشحالئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، میں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں راجہ پرویز اشرف کو اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو کچھ بھی آج ملک میں ہو رہا ہے، ہماری کوشش ہے کہ پارلیمنٹ کی بالادستی قائم رہے اور ہماری جو کولیشن حکومت ہے اور ہماری جتنی اتحادی پارٹیاں ہیں اور جو بھی ہیں، ہم ان

کے ساتھ اکٹھے بیٹھے ہیں اور ہم سب کی کوشش یہ ہے کہ خدا کرے کہ یہ جمہوریت جاری و ساری رہے اور جو لوگ اس کو روکنا چاہتے ہیں، ان لوگوں کو خدا اپنی جگہ پہ رکھے اور ہم یہ درخواست کرتے ہیں ان تمام اپوزیشن پارٹیوں سے کہ مہربانی کر کے جمہوریت کو چلنے دیں اور جب تک آپ اگر جمہوریت کو نہیں چلنے دیں گے تو کل آپ کے ساتھ بھی اسی طرح ہو گا۔ میں اایک دفعہ پھر ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں اور جس طرح مفتی صاحب نے کہا ہے، ہمیشہ جب سکول میں کوئی اچھا کام ہوتا ہے تو بچوں کو کہتے ہیں، جاؤ چھٹی ہو گئی تو اگر چھٹی دیدیں تو مفتی صاحب کی بات ٹھیک ہو جائے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! آج-----

<u>جناب سپیکر:</u> دو دو باتیں کریں تاکہ-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> صرف دو باتیں جناب سپیکر صاحب، نئے آنے والے وزیر اعظم کو ہم مبارکباد بھی دیتے ہیں اور ان کا خیر مقدم بھی کرتے ہیں کیونکہ ہماری تمام اتحادی پارٹیاں جو ہیں، جو آج اس وقت پارلیمنٹ میں موجود ہونگی، یہ ان کی فتح ہے، جمہوریت کی فتح ہے اور آپ کی وساطت سے جناب سپیکر، ان تمام قوتوں کو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خدا کیلئے اس جمہوریت کی پٹڑی کو چلنے دیں۔ اپنی اپنی باری کا انتظار کریں اور جب آپ کی باری آئے گی تو لوگ آپ کو، اگر اچھا کام ہم لوگوں نے کیا ہو گا تو ہم بات کریں، ہمیں ووٹ ملیں گے اور اگر آپ نے اچھا کام کیا ہو گا تو آپ کو ووٹ ملیں گے، تو مہربانی کر کے جمہوریت کو چلنے دیا جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ ہاؤس کو پیر پانچ بجے تک، (مداخلت) پیر پانچ بجے تک، (مداخلت) خیر ہے وہ پیر کے دن ہو جائے گا، پانچ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے، اس خوشی میں یا آپ جو بھی کہیں۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 25 جون 2012ء بعد از دوپہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)